سوال

(622) صاحب حج کی نیت رکھتے تھے اب وہ انتقال کرگئے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک صاحب حج کی نیت رکھتے تھے ۔ اب وہ انتقال کرگئے ہیں ۔ مرحوم کی طرف سے ان کے بھائی حج بدل کرانا چاہتے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ حج بدل کے لئے کیا یہ لازم ہے کہ ایسا ہی شخص ہو جس نے پہلے اپنے مصارف سے حج کیا ہو یا نہ ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض علماء کا خیال حدیث نبوی ﷺ کے خلاف ہے ۔ حضور ﷺ نے ایک حج بدل والے کو فرمایا تھا ۔

"حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة" (رواہ ابوداود دوابن ماجہ وصححہ ابن حبان والرجح عند احمد وقفہ (بلوغ المرام)

اول تو ابوداؤد وابن ماجہ میں مرفوع بھی ہے ۔ دوم اگر بالفرض موقوف بھی ہو تو قول صحابی بعض علمائی کے خیال سے راجح ہے ۔ پس مقدم حج نائب راجح ہے ۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

حج کی ایک قسم حج بدل بھی ہے جو کسی معذور یا متوفی کی طرف سے نیابتہً کیا جاتا ہے ۔ اس کی نیت کرتے وقت لبیک کے ساتھ جس کی طرف سے حج کے لئے آیا ہے ۔ اس کا نام لینا چاہیے ۔ مثلاً ایک شخص حج کے لئے زید کی طرف سے گیا تو وہ یوں پکارے لبیک عن زید نیابۃً کسی معذور زندے کی طرف سے حج کرنا جائز ہے ۔ اسی طرح کسی مرے ہوئے کی طرف سے بھی حج بدل کرایا جاسکتا ہے ۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تھا ۔ میرا باپ بہت ہی بوڑھا ہوگیا ہے وہ سواری پر بھی چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ۔ آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اس کیطرف سے حج کرلوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کرلو (ابن ماجہ) مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس سے حج بدل کرایا جائے وہ پہلے خود اپنا فرض ادا کرچکا ہو جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے ۔

"عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شیرمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شیلومة قال قریب لی قال بل حججت قط قال لاقال فاجعل ہذہ عن نفسک ثم حج عن شیرمة" (رواہ ابن ماجہ)

''یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ لبیک پکارتے وقت کسی شخص شبرمہ نامی کی طرف سے لبیک پکار رہا ہے ۔ آپ ﷺ نے یہ

دریافت کیا کہ بھائی یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا شبرمہ میرا ایک قریبی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو نے اپنا حج ادا کیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا اپنے نفس کی طرف سے حج ادا کر پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا'' اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حج بدل وہی کر سکتا ہے۔ جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ بہت سے ائمہ اور امام شافعی وامام احمد کا یہی مذہب ہے۔ لمعات میں ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

"الامر يدل بظاهره على ان النيابة انما يجوز بعد اداء فرض الحج واليه ذهب جماعة من الائمة والشافعي واحمد"

یعنی امر نبوی ﷺ بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نیابت اسی کےلئے جائز ہے۔ جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو۔ علامہ شوکانی نے اپنی مایہ ناز کتاب نیل الاوطار میں یہ باب منعقد کیا ہے۔ باب من حج عن غیرہ ولم یکن حج عن نفسہ یعنی جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا۔ وہ غیر کا حج بدل کر سکتا ہے کہ یا نہیں؟ اس پر آپ حدیث بالا شبرمہ والی لائے ہیں۔ اور اس پر یہ فیصلہ دیا ہے۔

"وليس في هذا الباب اصح منه" یعنی حدیث شبرمہ سے زیادہ اس باب میں اور کوئی صحیح حدیث اس باب میں وارد نہیں ہوئی ہے پھر فرماتے ہیں۔

''اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس شخص نے اپنے نفس کی طرف سے پہلے حج نہ کیا ہو وہ حج بدل کسی دوسرے کی طرف سے نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ اپنا حج کرنے کی طاقت رکھنے والا ہو۔ یا طاقت نہ رکھنے والا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے جس شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک پکارتے ہوئے سنا تھا۔ اس سے آپ نے یہ تفصیل دریافت نہیں کی۔ پس یہ بمنزلہ عموم ہے۔ اور امام شافعی وناصر کا یہی مذہب ہے۔

پس حج بدل کرنے اور کرانے والوں کو یہ سوچ سمجھ لینا چاہیے امر ضروری یہی ہے کہ حج بدل کےلئے ایسے آدمی کو تلاش کیا جائے۔ جو اپنا حج ادا کر چکا ہو تاکہ بلا شک وشبہ ادائیگی فریضہ حج ہو سکے۔ اگر کسی بغیر حج کیے ہوئے کو بھیج دیا تو حدیث بالا کے خلاف ہوگا۔ نیز حج کی قبولیت اور ادائیگی میں پورا پورا تردد بھی باقی رہے گا۔ عقلمند ایسا کام کیوں کرے جس میں کافی روپیہ خرچ ہو۔ اور قیمت میں تردد شک وشبہ ہاتھ آوے۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ بار آید پشیمانی

مولانا عاشق الہیٰ صاحب میرٹھی حنفی اپنی کتاب زیارۃ الحرمین میں صفحہ 168 پر تحریر فرماتے ہیں۔ ''بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس شخص سے کرائے جو دیندار اور مسائل سے واقف ہو۔ کہ عوام پر مسائل سے ناواقفیت کے سبب تاوان واجب ہو جاتا ہے۔ اور حج بدل ادا نہیں ہوتا۔ اور پہلے اپنا حج کر چکا ہو کہ جس نے اپنا حج نہیں کیا۔ اگرچہ صحیح روایت (شاید روات فقہی مراد ہے) کے موافق وہ حج بدل کر سکتا ہے۔ (یہ مولانا نے اپنے مسلک کے مطابق تحریر فرمایا ہے۔) اور اس پر اس سفر سے اپنا حج بھی فرض نہ ہوگا۔ مگر اختلاف سے بچنا افضل ہے۔'' پس ایک مسلمہ حنفی عالم کے فتوے کے مطابق بھی حج بدل اسی شخص سے کرانا بہتر ہے۔ جو پہلے اپنا حج ادا کر چکا ہو۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص790

محدث فتویٰ